75408 ـ طلاق كے بعد خاوند اور بيوى كا اسلام قبول كرنا اور بچى كے حقوق

سوال

مرد اور عورت كافر تھے، عورت كو پتہ چلا كہ وہ حاملہ ہے اور مرد نے اس سے حمل ضائع كرنے كا مطالبہ كيا ليكن عورت نے انكار كر ديا، اور اس كى تجاويز پر عمل نہ كيا حتى كہ وضع حمل ہوا تو وہ بچى تھى، پھر مرد اور عورت دونوں ہى مسلمان ہو گئے، ليكن ان دونوں ميں طلاق ہو چكى تھى.
كيا باپ كو ماں سے زيادہ حق ہے، حالانكہ وہ تو اس حمل كو ضائع كرنا چاہتا تھا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہم آپ دونوں كى ہدايت و اسلام قبول كرنے پر اللہ كا شكر ادا كرتے ہيں، اور بندے پر اللہ عزوجل كى سب عظيم نعمت يہى ہے كہ وہ اسلام قبول كر لے، كيونكہ و دنيا و آخرت كى كاميابى اسى ميں ہے، اللہ تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ وہ آپ دونوں كو ايسے كام كرنے كى توفيق نصيب كرے جو اسے پسند ہيں اور جن سے اللہ راضى ہوتا ہے، اور آپ كو دين اسلام پر ثابت قدم ركھے.

دوم:

آپ نے حمل ساقط كرانے سے انكار كر كے بہت اچھا كيا كيونكہ حمل ساقط كروانا معصيت و نافرمانى ہے، چاہے وہ بچہ ميں روح ڈالى جانے سے قبل ساقط كروايا جائے يا روح ڈالے جانے كے بعد، اگرچہ روح ڈالے جانے كے بعد حمل ساقط كرانا زيادہ گناہ كا باعث ہے.

اس كا تفصيلى بيان سوال نمبر (40269) اور (42321) كے جوابات ميں گزر چكا ہے.

سوم:

جب مرد اپنى بيوى كو طلاق دے اور ان كى عليحدگى ہو جائے اور ان كا كوئى بچہ بھى ہو تو شريعت كا مقرر كردہ فيصلہ ہے كہ اس بچے كى تربيت كا باپ سے زيادہ ماں كو حق ہے، ليكن اگر اس ميں كوئى مانع ہو مثلا ماں اور شادى كر لے يا قلت دين كى مالك ہو يا پھر اس كى ديكھ بھال كرنے ميں كوتاہى كرتى ہو تو پھر نہيں.

اس كی تفصیل سوال نمبر (8189) اور (20705) اور (21516) كے جوابات میں بیان ہو چكی ہے.

چہارم:

باپ كا بیوی كو حمل ساقط كرانے كی برائی سے اس كا ثابت شدہ حق مثلا نسب اور بچے كی دیكھ بھال اور اس كا خرچ برداشت كرنا اور اس كا نام ركھنا، اور ماں كی پرورش میں ہونے كی مدت میں وقتا فوقتا بچے كو ملنا یہ سب كچھ ثابت نہیں ہو گا، اور اسی طرح اگر ماں كی حق پرورش میں كوئی مانع پایا جاتا ہو تو باپ كو حق پرورش حاصل ہو گا.

ہم امید كرتے ہیں كہ اللہ عزوجل نے اس كا یہ گناہ اسلام قبول كرنے كی وجہ سے معاف كر دیا ہے، كیونكہ دین اسلام اپنے سے قبل سب گناہوں كا كفارہ بن كر انہیں ختم كر دیتا ہے.

پنجم:

سوال كرنے والی كا یہ قول:

" كیا اب بھی باپ كو ماں سے زیادہ حق حاصل ہے "

یہ معلوم ہونا چاہیے كہ باپ كا حق ہمیشہ ماں سے زیادہ نہیں ہوتا، بلكہ ماں كا حق پرورش باپ كے حق پرمقدم ہے جیسا كہ اوپر بیان ہو چكا ہے، اور نیكی و حسن سلوك میں بھی ماں كا حق باپ كے حق پر مقدم ہے، یعنی ماں كے ساتھ باپ سے زیادہ حسن سلوك كیا جائیگا.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان كرتے ہیں كہ ایك شخص رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے پاس آیا اور عرض كرنے لگا:

اے اللہ تعالی كے رسول صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے سب سے زیادہ حسن صحبت كے اعتبار سے كون زیادہ حقدار ہے ؟

تو رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں .

اس نے كہا: پھر كون ؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں.

اس نے كہا: پھر كون ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تیری ماں.

اس نے کہا: پھر کون ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تیرا باپ "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5971) صحیح مسلم حدیث نمبر (2548).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس حدیث میں رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوك کرنے کی ترغیب ہے، اور ان میں سے سب سے زیادہ حسن سلوك ماں کے ساتھ ہوگا، اس کے بعد باپ کے ساتھ، اور پھر اس کے قریب تر کے ساتھ.

علماء کرام کہتے ہیں:

" ماں کو مقدم کرنے کا سبب یہ ہے کہ ماں بچے کے سلسلہ میں زیادہ تکلیف برداشت کرتی ہے، اور اس پر شفقت کرتی اور اس کی خدمت بجا لاتی ہے، ماں حمل میں بھی مشقت اٹھاتی اور پھر ولادت کی مشکلات بھی برداشت کرتی ہے، پھر اسے دودھ پلاتی اور پھر اس کی تربیت و پرورش کرتی اور تیمار داری وغیرہ بھی کرتی ہے.

حارث المحاربی نے علماء کرام کا اجماع نقل کیا ہے کہ حسن سلوك میں باپ پرماں کو مقدم کیا جائیگا، اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اس میں اختلاف ذکر کیا ہے.

اور جمہور علماء کہے ہیں کہ اس میں تفصیل ہے: اور بعض علماء اس کو برابر قرار دیتے ہیں، ان کا کہنا ہے: بعض نے اسے امام مالك رحمہ اللہ کی طرف منسوب کیا ہے.

اور صحیح پہلا قول ہی ہے یعنی ماں کو مقدم کیا جائیگا کیونکہ مندرجہ بالا حدیث میں اس کی صراحت پائی جاتی ہے " انتہی

واللہ اعلم .